بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل افغان مہاجرین افغانستان جاتے ہیں اور مجبوری کی وجہ سے اپنے گھروں، گاڑیوں اور دیگر سامان فروخت کرتے ہیں اور خریدنے والا ان کی مجبوری سے فائدہ اٹھاکر مہنگی قیمت والی چیز بہت سستی قیمت پر ان سے خریدتے ہیں۔

آنجناب سے پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح مجبوری سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے۔

نیز اس طرح اقدام کرنا بیع پر اثر انداز ہوتا ہے کہ نہیں؟

جزاکم اللہ خیراً

المستفتی: تسبیح اللہ یوسف

سن تخصص: 2019

دارالافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں

افغانستان کے مہاجرین کی مجبوری سے غلط فائدہ اٹھاکر مہنگی ترین چیز سستی قیمت پر خریدنا مناسب نہیں ہے

البتہ بیع کراہت کے ساتھ درست ہوگی۔

لما فی بذل المجہود ۲۵۲/۴ ط "خلیلیۃ"

والوجہ الاخر ان یضطر الی البیع لدین یرکبہ أو مؤنۃ ترھقہ فیتبع ما فی یدہ بالوکس من اجل الضرورۃ فھذا سبیلہ فی حق الدین والمروۃ ان لا یباع علی ھذا الوجہ وان لا یفتات علیہ بمالہ ولکن یبان ویعرض ویستمھل لہ الی المیسرۃ حتی یکون فی ذلک بلاغ فان عقد البیع مع الضرورۃ =>

=> على هذا الوجه جاز في الحكم ولا تنفسخ ....
..... الا ان عامة اهل العلم قد كرهوا هذا البيع
..... وكذا في الشراء منه مثال لبيع المضطر
أي بان اضطر الى بيع شيء من ماله ولم يرض
المشتري الا بشرائه بدون ثمن المثل بغبن فاحش.

وفي "الشامية" ٥/ ٥٩ ط= "ابيع اي سعيد كابني"
وكذلك في الشراء منه ..... أي من المضطر مثال لبيع
المضطر أي بأن المضطر الى بيع شيء من ماله ولم
يرض المشتري الا بشرائه بدون ثمن المثل بغبن فاحش،
ومثاله ما ألزمه القاضي ببيع ماله لايفاء دينه
أو الزمه الزمني بيع مصحف او عبد مسلم ونحو ذلك
لكن سيذكر المصنف في الاكراه لو صادر السلطان ولم
يعين بيع ماله فباع صح.

(والله تعالى اعلم)

كتبه: محمد كاشف بن رشيد علي

١٤٤٥/٤/١٢

07 NOV 2023

جامعة دار العلوم كراتشي للقرآن
دار الافتاء

تصديق دار الافتاء
المفتي السند فخر المحسن الامروتوي
جامعة دار العلوم كراتشي للقرآن